© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

پچھلے دنوں ایک امریکن نامہ نگار جو آج کل ایشیا کے ملکوں کا دورہ کر کے وہاں کی مختلف تحریکات اور عوام کے احساسات و جذبات کا مطالعہ کر رہے ہیں بزمانہ قیام کلکتہ از راہ کرم راقم الحروف سے بھی ملنے آئے اور دیر تک مختلف مسائل پر گفتگو کرتے اور جو کچھ میں کہتا رہا لکھتے رہے اس گفتگو سے وہ اس درجہ متاثر ہوتے کہ پھر دوبارہ انھوں نے گرانڈ ہوٹل میں ڈنر پر مدعو کیا اور وہاں کھانے کے بعد رات گئے دیر تک اُن سے گفتگو رہی اثناء گفتگو میں انھوں نے یہ بھی پوچھا کہ "اگر آپ کو امریکہ کی کسی یونیورسٹی کی طرف سے "اسلام کے نئے رجحانات" پر چند لکچروں کے لئے مدعو کیا جائے تو کیا آپ منظور کرلیں گے" میں نے عرض کیا چشم ماروشن دل ماشاد، مگر شرط یہ ہے کہ تاریخ مقررہ سے کم از کم چھ مہینہ پہلے مجھ کو اطلاع دی جائے تاکہ میں لکچر اطمینان سے تیار کرسکوں پھر خط و کتابت بھی حکومت ہند کے ذریعہ ہونی چاہئے۔

موصوف سے گفتگو کے اثناء میں یہ معلوم کر کے میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ موصوف مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مجددانہ افکار سے بڑی حد تک واقف ہیں اور اُن کو بڑی اہمیت دیتے ہیں مولانا کے افکار کے سلسلہ میں موصوف کے ذہن میں ایک بڑی الجھن یہ تھی کہ مولانا ایک طرف قومیت پر بنائے ملک و وطن پر بہت زور دیتے ہیں اور دوسری جانب پوری دنیا کے لئے ایک وفاقی نظام کے قائل ہیں۔ یہ دونوں باتیں کس طرح جمع ہوسکتی ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ دنیا کے ایک بہت بڑے حصہ میں یہ تو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اب بھی ہو رہا ہے مختلف ملکوں میں مختلف قومی حکومتیں قایم ہیں لیکن اس کے باوجود یہ سب انجمن اقوام متحدہ کی ممبر ہونے کی حیثیت سے اس انجمن کے چارٹر کو مانتی ہیں اور اُس کے لئے انجمن کے سامنے جواب دہ ہیں فرق صرف اس قدر ہے کہ اس چارٹر کی حیثیت کسی درجہ میں سیاسی ہے ورنہ دراصل وہ ایک اخلاقی معاہدہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یا سوویٹ روس کو دیکھیے کہ اس کے ماتحت متعدد جمہوریتیں قایم ہیں جو اپنے اندرونی معاملات میں بالکل آزاد ہیں اور صرف معاشی اور اقتصادی نظام کے اعتبار سے سوویٹ روس کا جز ہیں بس سوویٹ روس میں یا انجمن اقوام متحدہ کے زیر اثر مختلف قومی حکومتوں میں جو باہمی ارتباط پایا جاتا ہے وہ ایک بہت محدود پیمانہ پر ہے مولانا اسی طرح کا ایک بین الاقوامی سنگٹھن یا ایک عالمگیر وفاقیت بہت وسیع پیمانہ پر قایم کرنے کے آرزو مند تھے اور صرف اسی ایک چیز کو دنیا کے مصائب و آلام کے خاتمہ کا یقینی اور کامیاب ذریعہ جانتے تھے۔

مولانا کے ذہن میں قومیت کا جو تصور ہے وہ ہرگز جارحانہ یا جابرانہ نہیں ہے جس سے فاشزم پیدا ہوتا ہے اور جس کی وجہ سے انسان انسان کے درمیان نفرت وعناد کی سنگین دیواریں کھڑی ہوجاتی ہیں اور پھر یہی نفرت وعناد ہولناک جنگ کی شکل میں ظاہر ہو کر انسانیت کی بربادی و تباہی کا باعث بنتی ہے اس کے برخلاف مولانا کے نزدیک ایک قوم کی قومیت جو ملکی اور جغرافیائی خصائص کی بنیاد پر قایم ہو۔ ایسے ہی ہے جیسے ایک شخص کی اپنی ذاتی شخصیت اگر ایک شخص اپنی ذاتی شخصیت کو باقی رکھتے ہوئے بھی کسی ایک بڑی جماعت کا ممبر ہو سکتا ہے اور اس سے شخصیت اور جماعتی اشتراک میں کوئی تضاد یا تصادم پیدا نہیں ہوتا تو اسی طرح ایک قوم اپنے ملکی خصائص اور قومی رسوم وعوائد کو باقی رکھتے ہوئے بھی ایک عالمگیر انسانی برادری کا ممبر بن سکتی ہے ان دونوں میں کوئی منافات نہیں ہے۔

۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فرض کیجئے تمام انسانوں کے لیئے ایک ہی لباس اور ایک ہی زبان بن جائے تو قد وقامت اور جسم کی فربہی ولاغری کے باعث ایک ہی وضع کے لباس میں جو فرق وامتیاز پیدا ہوجاتا ہے اور یا مختلف آب وہوا کے اثر سے زبان کے عضلات میں جو فرق ہوتا اور لب ولہجہ میں اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے لباس اور زبان کی عالمگیر وحدت کی وجہ سے کیا یہ سب امتیازات فنا ہوجائیں گے ؟ ہرگز نہیں

انھوں نے یہ بھی پوچھا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا مستقبل آپ کے خیال میں کیا ہے ؟ میں نے کہا ہندوستان ہو یا کوئی اور ملک بہر حال ہر جگہ کے مسلمانوں کا مستقبل ان کے اپنے ہاتھ میں ہے وہ چاہیں اس کو بگاڑیں یا سنواریں ۔ قرآن نے صاف صاف کہا ہے کہ تم پر جو مصیبت آتی ہے وہ صرف تمہارے اپنے ہاتھوں آتی ہے قرآن مسلمان کو کسی کے رحم وکرم پر جینا ہرگز نہیں سکھاتا وہ مسلمان میں خود اعتمادی کی روح اجاگر کرکے یہ بتاتا ہے کہ انھیں اپنے ساتھ بھی انصاف کرنا چاہیئے اور دوسروں کے ساتھ بھی قرآن میں سب سے زیادہ بُرائی ظلم کی بیان کی گئی ہے اور ظلم کے معنی ہیں وضع الشئی فی غیر محلہ اور قرآن نے ہر شئے کا محل اور موقع بھی بتادیا ہے اس کے علاوہ قرآن نے مسلمانوں کو ایک ایسا کیمیاوی نسخہ بھی عطا کردیا ہے جس کے ذریعہ سنگدل سے سنگدل دشمن کو بھی موم اور دوست بنایا جاسکتا ہے پس اگر مسلمان اس نسخہ کو استعمال کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ اپنے لیے وہ ایک عام ہر دلعزیزی اور حقیقی عظمت وبزرگی کا مقام حاصل نہ کرسکیں ۔

© rasailojaraid.com